

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

غسل کے احکام

## اجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

پچھلے صفحات پر آپ نے احکام طہارت میں سے حدت اصغر، یعنی وضو کے مسائل اور وضو کو توڑنے والی اشیاء اور صورتوں کا مطالعہ کیا۔ اب ہم حدت اکبر، یعنی جنابت، حیض اور نفاس سے متعلق احکام طہارت بیان کرتے ہیں، اس طہارت کا نام "غسل" ہے، جس میں تمام بدن پر مخصوص طریقے کے ساتھ پانی استعمال کیا جاتا ہے، جس کی تفصیل آپ یہاں ملاحظہ فرمائیں گے۔ واضح رہے، غسل جنابت فرض ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَأَن تَغْتَمِبُوا غَتْمًا فَغَطُّوهُ"

"اور اگر تم جنبی ہو تو چھ چیزوں میں سے کوئی ایک بھی پیش آ جائے تو اس پر غسل فرض ہو جاتا ہے۔" [1]

اہل علم نے بیان کیا ہے کہ عمد جاہلیت میں غسل جنابت کیا جاتا تھا اور یہ دین ابراہیمی کا ایک ایسا مسئلہ تھا جو عربوں میں چلا آ رہا تھا۔

### موجبات غسل

کسی مسلمان کو درج ذیل چھ چیزوں میں سے کوئی ایک بھی پیش آ جائے تو اس پر غسل فرض ہو جاتا ہے۔

(1)۔ منی کا نکلنا مرد ہو یا عورت، اس کی شرمگاہ سے منی کا نکلنا موجب غسل ہے جس کی دو صورتیں ہیں۔ پہلی صورت یہ ہے کہ حالت بیداری میں منی کا خروج ہو اور دوسری یہ ہے کہ حالت نیند میں ایسا ہو جائے۔ اگر بیداری کی حالت میں منی نکل گئی تو غسل کرنے کے لیے لذت کا حصول شرط ہے۔ اگر لذت حاصل ہوئے بغیر ایسا ہو تو اس پر غسل فرض نہ ہوگا کیونکہ بیماری کی وجہ سے ایسا ہو سکتا ہے۔ اگر حالت نیند میں منی کا خروج ہو تو وہ "احتلام" ہے، ایسے شخص پر غسل فرض ہو گیا کیونکہ اس صورت میں مبتلا شخص کو لذت یا عدم لذت کا شعور نہیں۔ سو کراٹھنے والا شخص اگر منی کے اثرات دیکھے تو اس پر غسل فرض ہے۔ اگر اسے احتلام کا احساس ہو لیکن نہ منی نکلی اور نہ اس کے اثرات نظر آئے تو اس شخص پر غسل فرض نہ ہوگا۔

(2)۔ جماع کرنا۔ اگر جماع کی صورت میں مرد کا آلہ تناسل عورت کی شرمگاہ میں داخل ہو گیا تو دونوں پر غسل فرض ہو جاتا ہے، منی کا انزال ہو یا نہ ہو۔ حدیث میں ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وَأَذَانُ بَيْنِ شَيْبَانَ الْأَرْبَعِ وَبَيْنِ الْبَحْثَانِ وَبَيْنِ الْغُفْلِ"

"جب کوئی مرد بیوی کے قریب جائے اور مرد کی شرمگاہ عورت کی شرمگاہ سے مل جائے تو ان پر غسل فرض ہو گیا۔" [2]

اس حدیث اور اہل علم کے اجماع کی بنا پر مرد و عورت دونوں پر غسل فرض ہے منی کا انزال ہو یا نہ ہو۔

(3)۔ قبول اسلام۔ اہل علم کی ایک جماعت کے نزدیک کفر کو چھوڑ کر دائرہ اسلام میں داخل ہونے والے شخص پر غسل فرض ہو جاتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو (جنہوں نے اسلام قبول کیا) غسل کرنے کا حکم دیا تھا۔ [3] جب کہ جمہور اہل علم کی رائے یہ ہے کہ ایسے شخص پر غسل مستحب ہے، فرض نہیں کیونکہ یہ مستعمل نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام قبول کرنے والے ہر شخص کو غسل کرنے کا حکم دیا تھا، امدان و دلائل کی روشنی میں غسل کو استحباب پر محمول کریں گے۔ (واللہ اعلم) [4]

(4)۔ موت کا واقع ہونا۔ موت کی وجہ سے میت کو غسل دینا فرض ہے، البتہ میدان جنگ میں شہید ہونے والے کو غسل نہیں دیا جاتا۔ تفصیل احکام الجنائز کے باب میں ذکر ہوگی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

(5)۔ حیض اور نفاس کے خون کا منقطع ہونا۔ جب حیض یا نفاس کے ایام ختم ہو جائیں تو اس عورت پر غسل فرض ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت سے کہا:

"وَأَذَانُ بَيْنَ غَتْمِي وَغَتْمِي"

"جب تیرے حیض کے دن گزر جائیں تو غسل کرو اور نماز ادا کرو۔" [5]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

"قَدْ أَفْطَرْنَا"

"ہاں جب وہ پاک ہو جائیں" [6]

یعنی حیض والی عورتیں حیض ختم ہونے کے بعد غسل کر کے پاک ہو جائیں۔

## کامل غسل کا طریقہ

اولاً دل میں نیت کرے، پھر بسم اللہ پڑھے، تین مرتبہ ہاتھ دھوئے اور استنجہ کرے، پھر مکمل وضو کرے، پھر سر پر تین چلو ڈالے اور بالوں کو جڑوں تک تر کرے، پھر سارے بدن پر (پہلے دائیں پھر بائیں) پانی ڈالے، بدن کو ہاتھوں سے خوب ملے تاکہ پانی بدن کے ہر حصے تک پہنچ جائے۔

حیض و نفاس سے فارغ ہونے والی عورت غسل کے وقت سر کے بال کھول دیے لیکن غسل جنابت میں سر کے بال کھولنا ضروری نہیں کیونکہ اس میں عورت پر مشقت اور مشکل ہے، البتہ وہ پانی سر کے بالوں کی جڑوں تک ضرور پہنچائے۔

غسل جنابت کرنے والا مرد ہو یا عورت وہ بدن کے ہر حصے تک پانی کو پہنچائے اور اسے ترک کرنے کی پوری کوشش کرے۔ بالوں کی جڑوں، بدن کی نظر نہ آنے والی جگہوں، حلق کے نیچے، ناف کے اندر، بھٹوں کے نیچے اور گھٹنوں کے نیچے والے حصوں میں توجہ اور اہتمام سے پانی بہائے۔ گھڑی یا انگوٹھی پہنی ہو تو اسے حرکت دے تاکہ پانی ان کے نیچے تک پہنچ جائے۔ اس طرح مکمل طور پر اہتمام سے غسل جنابت کرے کہ اس کے بدن میں ایسی جگہ نہ رہ جائے جہاں پانی نہ پہنچ سکا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے :

"غُتَّ عَنِ فَرْجِي بِنَاءِ غُتَّ عَنِ فَرْجِي غُتَّ عَنِ فَرْجِي غُتَّ عَنِ فَرْجِي"

"ہر بال کے نیچے جنابت ہے، لہذا بالوں کو دھوؤ اور اپنے جسم کو ہر جگہ صاف کرو۔" [7]

(6)۔ غسل کرنے والا پانی کے استعمال میں اسراف نہ کرے۔ مسنون یہ ہے کہ پانی کا کم سے کم استعمال ہو اور غسل بھی مکمل ہو جیسا کہ ایک روایت میں ہے :

"كَانَ لِي مَلِيٍّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْعَلُ بِلَاوٍ وَيَقْسِلُ بِالصَّارِعِ"

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد سے وضو اور ایک صاع سے غسل کر لیا کرتے تھے۔" [8]

ہمیں بھی چاہیے کہ آپ کی پیروی کرتے ہوئے کم از کم پانی کا استعمال کریں اور اسراف سے بچیں۔

(7)۔ غسل کرنے والا شخص پردے کا اہتمام کرے۔ لوگوں کے سامنے ننگا غسل نہ کرے۔ حدیث میں ہے :

"إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلِيمٌ غَيِّبٌ رَجِيْبٌ رَحِيْمٌ وَاسْتِغْرَابٌ غُتَّ عَنِ فَرْجِي غُتَّ عَنِ فَرْجِي"

"اللہ تعالیٰ حیا والا ہے (عیب) چھپانے والا ہے۔ وہ حیا اور پردہ پوشی کو پسند کرتا ہے۔ جب کوئی غسل کرے تو (ہر جگہ) پردہ کرے۔" [9]

(8)۔ غسل جنابت بندے اور اس کے رب کے درمیان امانتوں میں سے ایک امانت ہے، لہذا بندہ اس کی محافظت کرے، اس کے احکام کا خیال رکھے تاکہ وہ مسنون طریقے سے غسل ادا کر سکے۔ اگر اسے غسل کے احکام و مسائل کا علم نہ ہو تو کسی سے پوچھ لے اور اس بارے میں بھجک اور شرم محسوس نہ کرے ارشاد نبوی ہے :

"وَأَضَلَّ سَبِيْحَةَ مِنَ الْبَحْرِ"

"اللہ تعالیٰ حق بیان کرتے نہیں شرمانا۔" [10]

جو حیا دینی امور کے سیکھنے میں رکاوٹ ہے وہ حیا قابل مذمت ہے، شیطانی کمزوری ہے۔ شیطان ہرگز نہیں چاہتا کہ کوئی انسان اپنے دین میں کامل ہو اور اسے احکام دین کی معرفت ہو۔ طہارت کا مسئلہ ایک عظیم مسئلہ ہے۔ اس میں کوتاہی انتہائی خطرناک اور نقصان دہ ہے کیونکہ نماز دین اسلام کا ایک ستون ہے جس کا دار و مدار طہارت پر ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو دینی بصیرت سے نوازے اور قول و عمل میں اخلاص نصیب فرمائے۔

[3] - سنن ابی داود، الطہارۃ باب الرجل یسلم فیومر بالغسل، حدیث 355 وجامع الترمذی الطہارۃ باب ما ذکر فی الانتقال عندما یسلم الرجل، حدیث: 605۔

[4] - ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم ہر اسلام قبول کرنے والے کے لیے واجب ہے۔ کسی ایک شخص کے لیے اسے خاص کرنا محل نظر ہے کیونکہ حکم عام ہے اور شرعی مسئلہ کے ثبوت کے لیے ضروری نہیں کہ ہر فرد کو الگ الگ حکم دیا جائے۔ جب ایک شخص کے لیے حکم ثابت ہو تو تمام کے لیے ہوگا الا یہ کہ اختصاص کی کوئی دلیل ہو۔ واللہ اعلم۔

[5] - صحیح البخاری الحيض باب اقبال الحيض وادباره حدیث 320، و صحیح مسلم الحيض باب الاستئذنة وغسلها وصلاتها حدیث 333۔

[6] - البقرة 2/222۔

[7] - (ضعیف) سنن ابی داود الطہارۃ باب فی الغسل من الجنابة حدیث 248 وجامع الترمذی الطہارۃ باب ما جاء ان تحت كل شعرة جنازة حدیث 106۔

[8] - صحیح البخاری الوضوء باب الوضوء بالمد حدیث 201 و صحیح مسلم، الحيض باب القدر المستحب من الماء في غسل الجنابة۔۔۔ حدیث 325 والمفظ له مد اور صاع کی وضاحت "وضو کا مفصل طریقہ" کے باب میں کر دی گئی ہے۔

[9] - سنن ابی داود الحمام باب النخی عن التعری حدیث 4012 و سنن النسائی الغسل باب الاستئذنة عند الغسل حدیث 406 - 407۔

[10] - صحیح البخاری العلم باب الحیاء فی العلم حدیث 130 والغسل باب اذا احتملت المرأة حدیث 282 و سنن النسائی الطہارۃ باب غسل المرأة تری فی مناصح ما یری الرجل حدیث 196۔

حدا ما عزمی واللہ اعلم بالصواب

## قرآن و حدیث کی روشنی میں فقہی احکام و مسائل

جلد 01 : صفحہ 59